السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بات یہ ہے کہ میں نے جو سوال آپ کو کیا اس کے جواب میں کچھ اشکال ہے مہربانی فرما کر دور فرمائیں؟ آپ نے لکھا کہ ''بعض اہل علم کا کہنا ہے یہ مخصوص جوتے ہیں یا تسمے والے جوتے ہیں'' اس کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ ''ان حضرات کے پاس ان کے کہنے کی کوئی دلیل نہیں'' تو اس کے متعلق عرض ہے کہ ایک ''اہل علم'' سے بات ہوئی اس نے ''دلیل'' دی جو کہ درج ذیل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد اور چھوٹے بڑے پر ہے 1۔ (۱)

اگر کوئی یہ کہے کہ جی آج جو صاع ہے وہی صدقہ دے دو چاہے اس صاع سے زیادہ ہو یا کم جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں صاع تھا۔ چاہیے تو ایسے کہ جو صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارکہ میں تھا اس کے برابر صدقہ دیا جائے۔

بالکل اسی طرح لفظ ''نعل'' جس چیز پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بولا ہے وہ کیا ہے؟ کیسے ہے؟ یہ کیسے پتہ چلے گا؟ یہ پتہ چلے گا حدیث کے ذریعے۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ} (۲) {حدثنا ابو الولید الطیالسی نا زہیر نا ابو الزبیر عن جابر قال رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْشِيْ فِيْ} (۱) نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ...الخ} 2 احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ ''نعل'' بند جوتے تسمے والے کو کہا جاتا ہے اور بولا گیا ہے جیسا کہ عربی زبان میں جوتے کی ایک قسم ''سلیپر Sleeper'' کو مَدَاسَۃ'' کہا گیا ہے اور رومی بوٹ کو ''کُندرۃ'' کہا گیا ہے۔ سو ان دلائل سے واضح ہوا کہ یہ جوتے تسمے والے ہیں۔ جن کو نبی جواب نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پہننے سے؟

مسلم الزکاۃ۔ باب زکاۃ الفطر 2 حوالہ نمبر ا نمبر ۲ ابوداود کتاب اللباس باب الانتعال 1

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب کا دوسرا مکتوب گرامی موصول ہوا جس میں آپ نے دو حدیثیں درج فرمائیں ہیں۔ (۱) {اَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ} (۲) {إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ} اس کے بعد آپ لکھتے ہیں ''احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ ''نعل'' بند جوتے تسمے والے کو کہا جاتا ہے'' اس سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ بلا تسمہ کھلے جوتے پر لفظ ''نعل'' نہیں بولا جاتا۔ صاع والی بات بھی آپ نے لکھی۔

اولاً: تو محترم آپ تحقیق فرمائیں کہ لفظ ''قبال'' اور لفظ ''شسع'' کا معنی تسمہ ہے بھی؟ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان لفظوں کا معنی تسمہ نہیں۔

ثانیاً: بصورت تسلیم غور کریں ان دو حدیثوں میں لفظ ''نعل'' کے خاص جوتے پر بولے جانے سے نکالنا کہ یہ لفظ لغت عرب میں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تسمے والے جوتے پر بولا جاتا ہے کہاں تک درست ہے؟

ثالثاً: سوچیں ان دو حدیثوں سے لفظ ''نعل'' کے بلا تسمہ کھلے جوتے پر بولے جانے کی نفی کیسے نکلی؟

رابعاً: غور فرمائیں صاع ایک مکیال ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ صدقۃ الفطر کی مقدار معین فرمائی واضح ترین بات ہے کہ اس مقام پر سب چھوٹے بڑے صاع مراد لینے سے صدقۃ الفطر کی مقدار کا تعین تو بالکل ہی ختم ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ لفظ ''نعل'' کا معاملہ ایسا نہیں کیونکہ حدیث {نَهٰى رَسُوْلُ ا صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا} میں کسی نعل (جوتے) کی تخصیص و تعیین نہیں ہو رہی لہٰذا لفظ نعل کو لفظ ''صاع'' پر قیاس کرنا صحیح نہیں پھر لفظ ''صاع'' کے ہر چھوٹے بڑے صاع پر بولنے اور لفظ ''نعل'' کے ہر چھوٹے بڑے جوتے نیز باتسمہ اور بلاتسمہ جوتے پر بولنے میں کوئی فرق نہیں۔ اگر آپ نے اس طرح غور و فکر سے کام لیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا اشکال رفع ہو جائے گا۔

خامساً: مزید وضاحت کے لیے سنن ابی داود کا وہی باب دیکھیں جس سے آپ نے دو حدیثیں نقل فرمائی ہیں اس میں مندرجہ ذیل احادیث بھی موجود ہیں۔

(i) {عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ: اَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لاَ يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ}

''جابر سوال سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوتے اکثر پہنا کرو کیونکہ جوتے پہننے والا آدمی برابر سوار رہتا ہے''

(ii) {عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ ا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لاَ يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا} ''ابو ہریرہ سوال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوتے سے منع فرمایا دونوں پہنے یا دونوں کو اتار دے''

(iii) {عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ ا ِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ ، لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَہُمَا تُنْتَعَلُ وَآخِرَہُمَا تُنْزَعُ}

ابوہریرہ سوال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے دایاں پاؤں پہننے میں اول اور اتارے میں آخر ''ہونا چاہیے''

توکیا آپ ان احادیث میں بیان شدہ احکام کو بند جوتے تسمے والے کے ساتھ ہی مخصوص سمجھتے ہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ آخر لفظ تو ان میں بھی ''نعل '' اور '' انتعال '' والے ہی ہیں پھر حدیث {نَہٰی رَسُوْلُ ا ِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا} میں لفظ '' انتعال '' کے پیش نظر تسمے والے بند جوتے کے ساتھ تخصیص کا کیا معنیٰ ؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 01 ص 508

محدث فتویٰ